اتوار 11 اگست، 2024

مضمون۔ روح

سنہری متن: زبور 139: 7، 8آیات

"میں تیری روح سے بچ کر کہاں جاؤں۔ یا تیری حضوری سے کدھر بھاگوں؟ آسمان پر چڑھ جاؤں توُ تو وہاں ہے۔ اگر میں
پاتال میں بستر بچھاؤں تو دیکھ! تُو وہاں بھی ہے۔"

جوابی مطالعہ: زبور 139: 1، 2، 13، 14، 23، 24آیات

1۔ اے خداوند! تُو نے مجھے جانچ لیا اور پہچان لیا۔

2۔ تُو میرا اُٹھنا بیٹھنا جانتا ہے۔ تُو میرے خیال کو دور سے سمجھ لیتا ہے۔

13۔ کیونکہ میرے دل کو تُو ہی نے بنایا۔ میری ماں کے پیٹ میں تُو ہی نے مجھے صورت بخشی۔

14۔ میں تیرا شکر کروں گا کیونکہ میں عجیب و غریب طور سے بنا ہوں۔ تیرے کام حیرت انگیز ہیں۔ میرا دل اِسے خوب جانتا ہے۔

23۔ اے خداوند تُو مجھے جانچ اور میرے دل کو پہچان۔ مجھے آزما اور میرے خیالوں کو جان لے۔

24۔ اور دیکھ کہ مجھ میں کوئی بری روش تو نہیں اور مجھ کو ابدی راہ میں لے چل۔

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، "سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ" میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

درسی وعظ

بائبل میں سے

1۔ ایوب 33 باب 4 آیت

4۔ خدا کی روح نے مجھے بنایا ہے اور قادر مطلق کا دم مجھے زندگی بخشتا ہے۔

2۔ زبور 27: 1، 4 تا 6 آیات

1۔ خداوند میری روشنی اور میری نجات ہے۔ مجھے کس کی دہشت؟ خداوند میری زندگی کا پشتہ ہے۔ مجھے کس کی ہیبت؟

4۔ میں نے خداوند سے ایک درخواست کی ہے۔ میں اِسی کا طالب رہوں گا میں عمر بھر خداوند کے گھر میں رہوں گا تاکہ خداوند کے جلال کو دیکھوں اور اُس کی ہیکل میں استفسار کیا کروں۔

5۔ کیونکہ مصیبت کے دن وہ مجھے اپنے شامیانہ میں پوشیدہ رکھے گا وہ مجھے اپنے خیمہ کے پردہ میں چھپا لے گا۔ وہ مجھے چٹان پر چڑھا دے گا۔

6۔ اب میں اپنے چاروں طرف کے دشمنوں پر سرفراز کیا جاؤں گا۔ میں اُس کے خیمہ میں خوشی کی قربانیاں گزرانوں گا۔ میں گاؤں گا۔ میں خداوند کی مدح سرائی کروں گا۔

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ”سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ“ میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

3۔ یسعیاہ 33 باب 20 آیت

20۔ ہماری عید گاہ صیون پر نظر کر۔ تیری آنکھیں یروشلیم کو دیکھیں گی جو سلامتی کا مقام ہے بلکہ ایسا خیمہ جو ہلایا نہ جائے گا۔ جس کی میخوں میں سے ایک بھی نہ اکھاڑی جائے گی اور اُس کی ڈوریوں میں سے ایک بھی نہ توڑی جائے گی۔

4۔ لوقا 4 باب 14 (تا روح) آیت

14۔ پھر یسوع روح کی قوت سے بھرا ہوا گلیل کو لوٹا۔۔

5۔ لوقا 8 باب 1 (تا)، 22 (تا پہلی)، 26 تا 39 آیات

1۔ تھوڑے عرصے کے بعد یوں ہوا کہ وہ منادی کرتا اور خدا کی خوشخبری سناتا ہوا شہر شہر اور گاؤں گاؤں پھرنے لگا اور وہ بارہ اُس کے ساتھ تھے۔

22۔ پھر ایک دن ایسا ہوا کہ وہ اور اُس کے شاگرد کشتی میں سوار ہوئے اور اُس نے اُن سے کہا کہ آؤ جھیل کے پار چلیں۔

26۔ پھر وہ اسینیوں کے علاقہ میں جا پہنچے جو اُس پار گلیل کے سامنے ہے۔

27۔ جب وہ کنارے پر اترا تو اُس شہر کا ایک مرد اُسے ملا جس میں بدروحیں تھیں اور اُس نے بڑی مدت سے کپڑے نہ پہنے تھے اور وہ گھر میں نہیں بلکہ قبروں میں رہا کرتا تھا۔

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ”سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ“ میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

28۔ وہ یسوع کو دیکھ کر چلایا اور اُس کے آگے گر کر بلند آواز سے کہنے لگا اے یسوع! خدا تعالیٰ کے بیٹے مجھے تجھ سے کیا کام؟ میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے عذاب میں نہ ڈال۔

29۔ کیونکہ وہ اُس ناپاک روح کو حکم دیتا تھا کہ اِس آدمی میں سے نکل جا۔ اِس لئے کہ اُس نے اُس کو اکثر پکڑا تھا اور ہر چند لوگ اُسے زنجیروں اور بیڑیوں سے جکڑ کر قابو میں رکھتے تھے تو بھی وہ زنجیروں کو توڑ ڈالتا تھا اور بدروح اُس کو بیابانوں میں بھگائے پھرتی تھی۔

30۔ یسوع نے اُس سے پوچھا تیرا کیا نام ہے؟ اُس نے کہا لشکر کیونکہ اُس میں بہت سے بدروحیں تھیں۔

31۔ اور وہ اُس کی منت کرنے لگیں کہ ہمیں اتھاہ گڑھے میں جانے کا حکم نہ دے۔

32۔ وہاں پہاڑ پر سوروں کا ایک بڑا غول چر رہا تھا۔ اُنہوں نے اُس کی منت کی کہ ہمیں اُن کے اندر جانے دے۔ اُس نے اُنہیں جانے دیا۔

33۔ اور بدروحیں اُس آدمی میں سے نکل کر سوروں کے اندر گئیں اور غول کڑاڑے پر سے جھپٹ کر جھیل میں جا پڑا اور ڈوب مرا۔

34۔ یہ ماجرہ دیکھ کر چرانے والے بھاگے اور جا کر شہر اور دیہات میں خبر دی۔

35۔ لوگ اُس ماجرے کے دیکھنے کو نکلے اور یسوع کے پاس آ کر اُس آدمی کو جس میں سے بدروحیں نکلی تھیں کپڑے پہنے اور ہوش میں یسوع کے پاؤں کے پاس بیٹھے پایا اور ڈر گئے۔

36۔ اور دیکھنے والوں نے اُن کو خبر دی کہ جس میں بدروحیں تھیں وہ کس طرح اچھا ہوا۔

37۔ اور گراسینیوں کے گردونواح کے سب لوگوں نے اُس سے درخواست کی کہ ہمارے پاس سے چلا جا کیونکہ اُن پر بہت بڑی دہشت چھا گئی تھی۔ پس وہ کشتی میں بیٹھ کر واپس گیا۔

38۔ لیکن جس شخص میں سے بدروحیں نکل گئی تھیں وہ اُس کی منت کر کے کہنے لگا کہ مجھے اپنے ساتھ رہنے دے مگر یسوع نے اُسے رخصت کر کے کہا۔

39۔ اپنے گھر کو لوٹ کر لوگوں کو بیان کر کہ خدا نے تیرے لئے کیسے بڑے کام کئے۔

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ''سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ'' میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

6۔ رومیوں 12 باب 2 آیت

2۔ اور اس جہان کے ہمشکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤتا کہ خدا کی نیک اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے جاؤ۔

7۔ 2 تمیتھیس 1 باب 7 آیت

7۔ کیونکہ خدا نے ہمیں دہشت کی روح نہیں بلکہ قدرت اور تربیت کی روح دی ہے۔

8۔ اعمال 17 باب 22 (تا دوسری)، 24 تا 28 آیات

22۔ پولوس نے اریوپگس میں کھڑے ہو کر کہا اے اتھنے والو! میں دیکھتا ہوں کہ تم ہر بات میں دیوتاؤں کے بڑے ماننے والے ہو۔

24۔ جس خدا نے دنیا اور اُس کی سب چیزوں کو بنایا وہ آسمان اور زمین کا مالک ہو کر ہاتھ کے بنائے ہوئے مندروں میں نہیں رہتا۔

25۔ نہ کسی کا محتاج ہو کر آدمیوں کے ہاتھوں سے خدمت لیتا ہے کیونکہ وہ تو خود سب کو زندگی اور سانس اور سب کچھ دیتا ہے۔

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ''سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ'' میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

26۔ اور اُس نے ایک ہی اصل سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام روئے زمین پر رہنے کے لئے پیدا کی اور اُن کی میعادیں اور سکونت کی حدیں مقرر کیں۔

27۔ تاکہ خدا کو ڈھونڈیں۔ شاید کہ ٹٹول کر اُسے پائیں ہر چند وہ ہم میں سے کسی سے دور نہیں۔

28۔ کیونکہ اُسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں۔ جیسا تمہارے شاعروں میں سے بھی بعض نے کہا کہ ہم تو اُسی کی نسل بھی ہیں۔

9۔ رومیوں 8 باب 2، 6، 8، 9 (تا پہلی)، 14 آیات

2۔ کیونکہ زندگی کے روح کی شریعت نے مسیح یسوع میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا۔

6۔ اور جسمانی نیت موت ہے مگر روحانی نیت زندگی اور اطمینان ہے۔

8۔ اور جو جسمانی ہیں وہ خدا کو خوش نہیں کر سکتے۔

9۔ لیکن تم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو بشرطیکہ خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے۔

14۔ اِس لئے کہ جتنے خدا کی روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں۔

سائنس اور صحت

1۔ 468:8۔15

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ''سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ'' میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

سوال: ہستی کا سائنسی بیان کیا ہے؟

جواب: مادے میں کوئی زندگی، سچائی، ذہانت اور نہ ہی مواد پایا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا حاکم کل ہے اس لئے سب کچھ لا متناہی عقل اور اُس کا لا متناہی اظہار ہے۔ روح لافانی سچائی ہے؛ مادہ فانی غلطی ہے۔ روح ابدی اور حقیقی ہے؛ مادہ غیر حقیقی اور عارضی ہے۔ روح خدا ہے اور انسان اُس کی صورت اور شبیہ۔ اس لئے انسان مادی نہیں بلکہ وہ روحانی ہے۔

2۔ 4:332 (باپ)۔8

الوہیت کے لئے مادر پدر نام ہے، جو اُس کی روحانی مخلوق کے ساتھ اُس کے شفیق تعلق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جیسا کہ رسول نے ان الفاظ میں یہ ظاہر کیا جنہیں ایک بہترین شاعر کی منظوری سے لیا گیا ہے: ''اِس لئے کہ ہم بھی اُس کی اولاد ہیں''۔

3۔ 17:381۔19

لا محدود زندگی اور محبت میں کوئی بیماری، گناہ اور نہ موت ہوتی ہے، اور صحائف واضح کرتے ہیں کہ ہم لا محدود خدا میں جیتے، چلتے پھرتے اور موجود ہیں۔

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ''سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ'' میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

4۔ 307:31۔13

غلطی کی زوردار گونج، سیاہی اور افراتفری سے ہٹ کر سچائی کی آواز ابھی بھی بلاتی ہے: ’’آدم، تو کہاں ہے؟ شعور، تو کہاں ہے؟ کیا تم اس یقین میں زندہ رہتے ہو کہ عقل مادے میں ہے، اور کہ بدی عقل ہے، یا کیا تم اس زندہ ایمان میں رہتے ہو کہ یہاں ماسوائے ایک خدا کے اور کوئی ہے نہ ہو سکتا ہے، اور اُس کے حکموں پر عمل کر رہے ہو؟‘‘ جب تک یہ سبق نہیں سیکھ لیا جاتا کہ خدا ہی انسان پر حکومت کرنے والی واحد عقل ہے، فانی عقیدہ خوفزدہ ہی رہے گا جیسا کہ یہ ابتدا میں تھا اور یہ اس طلب سے چھپا رہے گا کہ، ’’تُو کہاں ہے؟‘‘ یہ رعب زدہ مانگ کہ ’’اے آدم، تُو کہاں ہے؟‘‘ سر، دل، پیٹ، خون، انتڑیوں وغیرہ کی باریابی سے پوری ہوتی ہے کہ: ’’دیکھ، میں یہاں ہوں، بدن میں خوشی اور زندگی کو تلاش کرتا ہوا، مگر صرف ایک بھرم، جھوٹے دعوں، جھوٹی خوشی، درد، گناہ، بیماری اور موت کی ملاوٹ کو ہی پاتے ہوئے۔‘‘

5۔ 167:20(’’جسم خواہش کرتا ہے)۔26

’’جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے۔‘‘ جتنی اچھائی برائی کے ساتھ موافقت رکھ سکتی ہے، جسم اور روح ایک دوسرے کے ساتھ اُتنے متحد نہیں ہو سکتے۔ منجمد یا آدھا راستہ اختیار کرنا یا روح اور مادے سے، سچائی اور غلطی سے مساوی طور پر کام کرنے کی توقع کرنا عقلمندی نہیں۔ مگر ایک راستہ ہے، یعنی، خدا اور اُس کا خیال، جو روحانی ہستی کی جانب راہنمائی دیتا ہے۔

6۔ 201:7(ہم)۔12

بائبل کا یہ سبق پلیین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ’’سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ‘‘ میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

ہم جھوٹی بنیادوں پر محفوظ تعمیرات نہیں کر سکتے۔ سچائی ایک نئی مخلوق بناتی ہے، جس میں پرانی چیزیں جاتی رہتی ہیں اور ”سب چیزیں نئی ہو جاتی ہیں۔“ جذبات، خود غرضی، نفرت، خوف، ہر سنسنی خیزی، روحانیت کو تسلیم کرتے ہیں اور ہستی کی افراط خدا، یعنی اچھائی کی طرف ہے۔

7۔ 8-5:91

آیئے ہم اِس عقیدے سے پیچھا چھڑائیں کہ انسان خدا سے الگ ہے اور صرف الٰہی اصول، زندگی اور محبت کی فرمانبرداری کریں۔ یہاں پوری حقیقی روحانی ترقی کے لئے روانگی کا بڑا نقطہ آتا ہے۔

8۔ 5-32:470

سائنس میں خدا اور انسان، الٰہی اصول اور خیال، کے تعلقات لازوال ہیں؛ اور سائنس بھول چوک جانتی ہے نہ ہم آہنگی کی جانب واپسی، لیکن یہ الٰہی ترتیب یا روحانی قانون رکھتی ہے جس میں خدا اور جو کچھ وہ خلق کرتا ہے کامل اور ابدی ہیں، جو اس کی پوری تاریخ میں غیر متغیر رہے ہیں۔

9۔ 28-(میں)22:407

سائنس میں تمام تر ہستی ابدی، روحانی، کامل اور ہر عمل میں ہم آہنگ ہے۔ایک کامل نمونے کو آپ کے خیالات میں پیش ہونے دیں بجائے اس کے بداخلاق مخالف کے۔ خیالات کی روحانیت آپ کے شعور کو روشن کرتی اور اس میں الٰہی عقل یعنی زندگی لاتی ہے نہ کہ موت۔

10۔ 411:13۔22، 27۔28، 32۔1

یہ بات اندراج میں ہے کہ ایک بار یسوع نے ایک بیماری کا نام پوچھا، ایسی بیماری جسے آج کے جدید دور میں ڈیمنشیا کہا جاتا ہے۔ شیطان یا بدروح نے جواب دیا کہ اُس کا نام لشکر تھا۔ وہیں یسوع نے اُس بدروح کو باہر نکالا، اور پاگل شخص تبدیل ہو گیا اور وہ تندرست ہو گیا۔ کلام یہ ظاہر کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے کہ یسوع شیطان کو خود ظاہر ہونے اور پھر نیست ہونے کا موجب بنا۔

ساری بیماری کی میسر وجہ اور بنیاد خوف، لاعلمی یا گناہ ہے۔ بیماری ہمیشہ غلط فہم کی بدولت ترغیب پاتی ہے جو شعوری طور پر منظور کی جاتی ہے نہ کہ تباہ کی جاتی ہے۔

ہمیشہ مریضوں کے خوف کو دور کر کے علاج کا آغاز کریں۔۔۔۔ اگر آپ مکمل طور پر خوف کو دور کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، تو آپ کا مریض صحتیاب ہو جائے گا۔

11۔ 414:4۔14

پاگل پن کا علاج خاص طور پر بہت دلچسپ ہے۔ تاہم معاملے میں رکاوٹ ڈالتے ہوئے، یہ دوسری بیماریوں کی نسبت زیادہ آسانی سے سچائی کے صحت بخش کام کے لئے راضی ہو جاتا ہے، جو غلطی کی جوابی کاروائی ہوتا ہے۔ پاگل پن کا علاج کرنے کے لئے جن دلائل کو استعمال کیا جاتا ہے یہ وہی ہیں جو دوسری بیماریوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں، یعنی، وہ انہونی جیسے مادا، ذہن، قابو کر سکتا ہے یا جو عقل کو بے ترتیب کر سکتا ہے، یہ دُکھ اٹھا سکتا یا دُکھوں کا موجب بن سکتا ہے؛ اس کے ساتھ ساتھ یہ حقیقت کہ سچائی اور محبت ایک صحت مند حالت قائم کرتی ہے، فانی عقل یا مریض کے خیالات کی راہنمائی کرتی اور اُس پر حکمرانی کرتی ہے، اور سب غلطیوں کو نیست کرتی ہے، خواہ اسے ڈیمنشیا، نفرت یا کوئی بھی دوسرا مسئلہ کہا جا سکتا ہے۔

12۔ 28-23:425

جب مادے پر عقیدے کو فتح کر لیا جاتا ہے تو شعور بہتر بدن تشکیل دیتا ہے۔ روحانی فہم کے وسیلے مادی عقیدے کی تصحیح کریں تو آپ کی روح آپ کو نیا بنائے گی۔ ماسوائے خدا کو رنجیدہ کرنے کے آپ کبھی خوفزدہ نہیں ہوں گے، اور آپ یہ کبھی یقین نہیں رکھیں گے کہ دل یا آپ کے بدن کا کوئی بھی حصہ آپ کو تباہ کر سکتا ہے۔

13۔ 15-5:265

بشر کو خدا کی جانب راغب ہونا چاہئے، تو اُن کے مقاصد اور احساسات روحانی ہوں گے، انہیں ہستی کی تشریحات کو وسعت کے قریب تر لانا چاہئے، اور لامتناہی کا مناسب ادراک پانا چاہئے، تاکہ گناہ اور فانیت کو ختم کیا جا سکے۔

ہستی کا یہ سائنسی فہم، روح کے لئے مادے کو ترک کرتے ہوئے، کسی وسیلہ کے بغیر الوہیت میں انسان کے سوکھے پن اور اُس کی شناخت کی گمشدگی کی تجویز دیتا ہے، لیکن انسان پر ایک وسیع تر انفرادیت نچھاور کرتا ہے، یعنی اعمال اور خیالات کا ایک بڑا دائرہ، وسیع محبت اور ایک بلند اور مزید مستقل امن عطا کرتا ہے۔

14۔ 393:8۔15

عقل جسمانی حواس کا مالک ہے، اور بیماری، گناہ اور موت کو فتح کر سکتی ہے۔ اس خداداد اختیار کی مشق کریں۔ اپنے بدن کی ملکیت رکھیں، اور اِس کے احساس اور عمل پر حکمرانی کریں۔ روح کی قوت میں بیدار ہوں اور وہ سب جو بھلائی جیسا نہیں اُسے مسترد کر دیں۔ خدا نے انسان کو اس قابل بنایا ہے، اور کوئی بھی چیز اُس قابل اور قوت کو بگاڑ نہیں سکتی جو الٰہی طور پر انسان کو عطا کی گئی ہے۔

15۔ 264:24۔31

روحانی زندگی اور برکت ہی واحد ثبوت ہیں جن کے وسیلہ ہم حقیقی وجودیت کو پہچان سکتے اور ناقابل بیان امن کو محسوس کرتے ہیں جو سب جذب کرنے والی روحانی محبت سے نکلتا ہے۔

جب ہم کرسچن سائنس میں راستہ جانتے ہیں اور انسان کی روحانی ہستی کو پہچانتے ہیں، ہم خدا کی تخلیق کو سمجھیں اور دیکھیں گے، سارا جلال زمین اور آسمان اور انسان کے لئے۔

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ”سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ“ میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

روز مرہ کے فرائض

منجاب میری بیکر ایڈی

روز مرہ کی دعا

اس چرچ کے ہر رکن کا یہ فرض ہے کہ ہر روز یہ دعا کرے: ”تیری بادشاہی آئے؛“ الٰہی حق، زندگی اور محبت کی سلطنت مجھ میں قائم ہو، اور سب گناہ مجھ سے خارج ہو جائیں؛ اور تیرا کلام سب انسانوں کی محبت کو وافر کرے، اور اُن پر حکومت کرے۔

چرچ مینوئیل، آرٹیکل VIII، سیکشن 4۔

مقاصد اور اعمال کا ایک اصول

نہ کوئی مخالفت نہ ہی کوئی محض ذاتی وابستگی مادری چرچ کے کسی رکن کے مقاصد یا اعمال پر اثر انداز ہونے چاہئیں۔ سائنس میں، صرف الٰہی محبت حکومت کرتی ہے، اور ایک مسیحی سائنسدان گناہ کو رد کرنے سے، حقیقی بھائی چارے، خیرات پسندی اور معافی سے محبت کی شیریں آسائشوں کی عکاسی کرتا ہے۔ اس چرچ کے تمام اراکین کو سب گناہوں سے، غلط قسم کی پیشن گوئیوں، منصفیوں، مذمتوں، اصلاحوں، غلط تاثرات کو لینے اور غلط متاثر ہونے سے آزاد رہنے کے لئے روزانہ خیال رکھنا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے۔

چرچ مینوئیل، آرٹیکل VIII، سیکشن 1۔

فرض کے لئے چوکسی

بائبل کا یہ سبق پلین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ”سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ“ میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔

اس چرچ کے ہر رکن کا یہ فرض ہے کہ وہ ہر روز جارحانہ ذہنی آراء کے خلاف خود کو تیار رکھے، اور خدا اور اپنے قائد اور انسانوں کے لئے اپنے فرائض کو نہ کبھی بھولے اور نہ کبھی نظرانداز کرے۔ اس کے کاموں کے باعث اس کا انصاف ہو گا، وہ بے قصور یا قصوار ہو گا۔

چرچ مینوئیل، آرٹیکل VIII، سیکشن 6۔

بائبل کا یہ سبق پلیین فیلڈ کرسچن سائنس چرچ، آزاد کی جانب سے تیار شدہ ہے۔ یہ کنگ جیمز بائبل کی آیاتِ مقدسہ پر اور میری بیکر ایڈی کی تحریر کردہ کرسچن سائنس کی درسی کتاب، ''سائنس اور صحت آیات کی کنجی کے ساتھ'' میں سے لئے گئے لازمی تحریروں پر مشتمل ہے۔